جلد نمبر: ۱ شمارہ نمبر: ۸ | جمادی الاخریٰ ۱۴۳۸ھ | مارچ ۲۰۱۷ | صفحات: ۸ | قیمت: ۵ روپیہ | Price: Rs.5 | Pages:8 | March 2017 | Vol No.1 Issue No.8 | Malegaon

شہد کی مکھی اور قرآن

قسط نمبر ۲
حافظ جلال الدین قاسمی

عَجَائِبُ النَحلَةِفِی القُرآن

مادہ شہد کی مکھی میں کروموزومس chromosomes کے سولہ جوڑے ہوتے ہیں اور نَر شہد کی مکھی میں صرف سولہ کروموزومس chromosomes ہوتے ہیں۔ رانی شہد کی مکھی کے growth یعنی عمل، اَفزائش میں سولہ دن لگتے ہیں۔

اب سورہ النحل کو دیکھئے قرآن کی ترتیب میں یہ سولہ نمبر کی سورہ ہے اور سورہ نحل کی کل آیات 128 ہیں اور یہ عدد 8x16 ہے اور سورہ نحل کی وہ آیات جن میں اسم اللہ (اللہ کا نام) نہیں ہے کل 64 آیات ہیں اور یہ عدد 4x16 ہے اور سورہ نحل کی وہ آیات جن میں اللہ کا نام آیا ہے کل 64 ہیں اور یہ عدد بھی 4x16 ہے۔ اور اس سے عجیب بات تو یہ ہے کہ سورہ النحل کی سب سے چھوٹی آیت وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (16) چھوٹی آیت سولہ نمبر کی آیت ہے اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز چیز یہ ہے کہ عربی حروفِ ہِجا کے سولہ حروف اس آیت میں نہیں آئے ہیں۔

اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سورہ النحل کی سب سے بڑی آیت وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (92) میں کل کلمات 32 ہیں اور یہ عدد 16+16 ہے۔ سورہ النحل کی آخری آیت إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ (128) کا نمبر 128 ہے اور اس آیت کے کلمات کی تعداد 8 ہے اور اس کے حروف کی تعداد 32 ہے اور 8x32=256/2 ہے۔ جو خود اِس آخری آیت کا نمبر ہے۔ کلمہ نحل پوری سورہ میں صرف ایک بار آیا ہے اور وہ اسی آیت میں ہے۔

اور اس آیتِ کریمہ کا پہلا جملہ وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ ہے، غور کیجئے اس جملے میں کل 16 حروف ہیں۔

اس سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سورہ النحل کی آیات کی تعداد 128 ہے اور حروف کی تعداد 7832 ہے اور عدد 128 برابر ہے 14+114 کے اور عدد 7832 برابر ہے 6236+ 14*114 کے اور آپکو معلوم ہے کہ قرآن کی کل آیات (راجح قول کے مطابق) کی تعداد یہی 6236 ہے۔ کیا یہ نظام اتفاقی ہے؟ ہر گز نہیں! اور یہ نظام بتاتا ہے کہ قرآن کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے۔

احادیث میں شہد کی مکھی سے متعلق جو باتیں پیش کی گئی ہیں وہ ذیل میں رقم ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النَّحْلَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالصُّرَدِ وَالْهُدْهُدِ (مُسْنَد احمد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی اور چیونٹی اور صُرَدِ (لٹورا) اور ھدھد کے قتل سے منع کیا ہے۔

عن أبي سبرة الهذلي، سمع عبد الله بن عمرو يقول: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «مثل المؤمنين مثل النحلة إن أكلت أكلت طيبا، وإن وضعت وضعت طيبا، وإن وقعت على عود شجر لم تكسره، ومثل المؤمن مثل سبيكة الذهب إن نفخت عليها احمرت، وإن وزنت لم تنقص (»شعب الإيمان للبيهقي التاسع والثلاثون من شعب الإيمان فی طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے

اگروہ کھاتی ہے توپاک چیز کھاتی ہے۔اوراگر رکھتی ہے توپاک چیز رکھتی ہے۔اوراگرکسی درخت کی ٹہنی پر گرتی ہے تواُسے توڑتی نہیں ہے۔اور مومن کی مثال سونے کی اینٹ کی طرح ہے،اگراُس پر دھونکا جائے تولال ہو جاتی ہے اور وزن کیا جائے تواس کاوزن کم نہیں ہوتا۔

تشریح: تشبیہ کل کی کل سے یاجُز کی جُز سے یاکل کی جُز سے یاجُز کی کل سے یاکُلّی کی تشبیہ کُلّی سے ہوتی ہے۔اس حدیث میں کُلّی کی تشبیہ کُلّی سے ہے۔یعنی شہد کی مکھی کی تمام صفات مومن کی صفات نہیں بلکہ بعض کی بعض سے ہے۔تشبیہُ الکلّی باالکُلّی کا مطلب ہوتا ہے تشبیہ النّوع باالنّوع مِن حیثُ النفع فتکونُ کُلُّ الصفاتِ المحمُودَہ فی النّحلۃِ موجودَۃً فی المومن یعنی نوع کی تشبیہ نوع سے نفع کے اعتبار سے ہے۔یعنی شہد کی مکھی کی تمام اچھی صفات مومن میں موجود ہوتی ہیں۔یہ ٹِڈیوں کی طرح چیزوں پر گر کراُنہیں پوری طرح تباہ نہیں کردیتیں۔یہ ہمیشہ حرکت میں رہتی ہیں۔محنت ومشقت برداشت کرتی ہیں۔اِن کا کھاناپاک،ان کاپیناپاک، ان کاکلام پاک،ان کی کمائی پاک،ان کا خرچہ پاک،ان کا عمل پاک،ان کاعلم پاک۔کوئی چیز دیتی ہیں تووہ پاک چیز ہوتی ہے۔وہ نجاستوں پر نہیں گرتیں،ناپاک چیزوں سے دور رہتی ہیں۔یہ کسی درخت کی ٹہنی پر گرے تواُسے توڑتی نہیں یعنی بہت ہلکی ہوتی ہے، کسی پر بوجھ نہیں بنتی۔شہد کی مکھی اپنے سفر میں کوئی فساد نہیں کرتی،بہت صابر ہوتی ہے، صاحبِ عزیمت ہوتی ہے، مشکل سے مشکل مسائل پر غالب ہو جاتی اور اس پر قابو پالیتی ہے اور مغلوب نہیں ہوتی ہے،جماعت کے ساتھ مل کر رہتی ہے۔جماعت کے لئے اپنی جان اور اپناوقت سب قربان کرتی ہے۔ایسا کوئی کام نہیں کرتی جس سے پوری جماعت کو تکلیف پہنچے۔اپنے بھائیوں بہنوں کی تقویت کا باعث بنتی ہے، اُن کا تعاون کرتی ہے، کمزوروں کوغذادے کراُن کی مدد کرتی ہے اوراُن سے کوئی صلہ نہیں چاہتی،جماعت کے لئے مسلسل کام کرتی رہتی ہے اوراس عمل میں وہ تھکان اور بوریت محسوس نہیں کرتی ہے۔جب یہ اپناہدف متعین کرلیتی ہے تواُسے حاصل کرنے میں اپنی پوری کوشش نچوڑ دیتی ہے اور اپنی توجُّہ کواپنے اس مقصد سے کبھی نہیں موڑتی۔اور جب تک اسے تکلیف نہ پہونچائی جائے وہ کسی کے اوپر حملہ نہیں کرتی۔وہ کسی معاملے کو توڑتی مروڑتی نہیں ہے بلکہ ہر چیز کو صحیح شکل میں دیکھتی اوراسے صحیح شکل میں پیش کرتی ہے۔یہ اپنے ہم جنسوں کے عیوب کے پیچھے نہیں پڑتی۔اس حدیث کے آئینے میں ہر مسلمان کو اپنا جائزہ لیناچاہیے۔

شہد کو مشروب کہا گیا،اس کا مطلب ہے کہ اس سے فائدہ اس وقت ہوگا جب اسے پیا جائے نہ کہ اسے روٹی وغیرہ سے کھایاجائے۔ شرابٌ (مشروب) کہہ کر قرآن نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف قسم کی رطوبتیں خارج ہوتی ہیں جنہیں علمِ طب میں Enzymes(خامرے) کہاجاتاہے۔یہ جوہر مختلف امراض میں مفید ہیں۔اس آیت کا مفہوم جب جرمن کیمیاءدانوں کو معلوم ہواتوانہوں نے شہد سے Royal Jelly(شاہی موم) کاعُنصر الگ کرلیا۔یہ موم مکھی کے حلق سے نکلتا ہے اور ملِکہ کے بچوں کی غذابنتاہے۔شہد کے رنگوں کا تنوع شہد کے سرچشموں کے تنوع کو ظاہر کرنے کے علاوہ ذوق کے تنوع کا بھی غمّاز ہے۔پھر شِفَاءٌ لِلنَّاسِ کہاشِفَاءٌ لِکُلِّ الامراض نہیں کہا،جس کا مطلب ہے کہ اس میں بعض امراض کے لئے شفاء ہے۔ اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِقَوْمٍ یَتَفَكَّرُوْنَ سے بتایا گیاکہ عالم نحل کے بارے میں ہردن سائنس نئے نئے حقائق سے آشنا ہورہی ہے اور آگے بھی انسان جتنا غور کرے گامزید حقائق سے آشنا ہوگا۔

(ختم شد)

غسل جنابت کا مسنون طریقہ

تحریر: عبدالغفار سلفی، بنارس

عام طور پر غسل جنابت کے سلسلے میں لوگ مختلف شکوک وشبہات کے شکار ہوتے ہیں اور بہت سارے لوگ تو جانتے ہی نہیں کہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں غسل جنابت کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ غسل جنابت کی دو صورتیں ہیں. ایک صورت وہ ہے کہ جس میں آپ کا غسل ہو تو جائے گا اور آپ سے ناپاکی زائل تو ہو جائے گی لیکن آپ کا غسل کامل نہیں ہو گا یعنی سنت کے مطابق نہیں ہو گا. وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ کلی اور ناک میں پانی کھینچنے کے ساتھ ساتھ اپنے پورے بدن پر کسی بھی طریقے سے پانی ڈال لیں. لیکن غسل جنابت کا جو کامل اور مسنون طریقہ ہے اور جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ آدمی سب سے پہلے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھلے،اس کے بعد اپنی شرمگاہ کو صاف کرے، پھر مکمل وضو کرے، پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے، پھر باقی بدن پر پانی ڈال کر دھولے. بس غسل ہو گیا.(دیکھیے "فتاوی ارکان الاسلام" ص ۲۴۸ از علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ)

یہاں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ غسل جنابت کے شروع میں جو وضو کیا جاتا ہے وہ کافی ہے اور اسی وضو سے آدمی نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر دوران غسل انسان کا ہاتھ براہ راست اس کی شرم گاہ سے چھو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے :مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. "جو اپنا آلہ تناسل چھولے وہ وضو کرے" (سنن ابی داؤد: ۱۸۱) لہذا ایسا ہونے پر پھر سے وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیے.

یہاں یہ بات بھی ملحوظ رکھی جائے کہ غسل جنابت کا جو طریقہ ہے وہی غسل حیض کا بھی ہے البتہ غسل حیض میں عورت اپنے بالوں کو غسل جنابت کے مقابلے میں اور زیادہ شدت اور اہتمام کے ساتھ رگڑ رگڑ کر دھوئے گی نیز خون کے مقام پر بدبو کا اثر ختم کرنے کے لیے خوشبو وغیرہ لگائے گی. اس کی دلیل یہ حدیث پاک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ وَكَيْفَ تَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا تُخْفِي ذَلِكَ تَتَبَّعِينَ أَثَرَ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اسما(بنت کشل انصاریہ)ؓ نے نبی ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے فرمایا: "ایک عورت اپنا پانی اور بیری کے پتے لے کر اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اس کو اچھی طرح ملے یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے اوپر پانی ڈالے، پھر کستوری لگا کپڑے یا روئی کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔ تو اسماء نے کہا: اس سے پاکیزگی کیسے حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: "سبحان اللہ! اسے پاکیزگی حاصل کرو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: (جیسے وہ اس بات کو چھپا رہی ہوں) "خون کے نشان پر لگا کر۔' پھر حضرت اسماء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: " (غسل کرنے والی) پانی لے کر اس سے خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اسے ملے حتی کہ سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے آپ پر پانی ڈالے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: انصار کی عورتیں کیا خوب عورتیں ہیں، دین کو اچھی طرح سمجھنے کے سلسلے میں شرم وحیا ان کے آڑے نہیں آتی. (صحیح مسلم، کتاب الحیض: ۳۳۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام عبادات میں سنت رسول کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے. آمین

اداریہ

صوتی آلودگی (NoisePollution) اور اسلام

اسلام میں چیزوں کو استعمال کرنے کے سلسلے میں دو بنیادی اُصول بتائے گئے ہیں۔ایک یہ کہ کسی بھی چیز کا استعمال اس طرح نہ کیا جائے کہ اس سے دوسروں کو تکلیف پہونچے۔ محمد ﷺ کی حدیث ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (ابن ماجہ كِتَاب الْأَحْكَامِ)

ترجمہ : حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کسی کو نہ ابتداء نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں۔

It was narrated from 'ibne Abbas that the Messenger of Allah (PBUH) ruled: "There should be neither harming nor reciprocating harm."

یعنی کسی کو اپنے فائدے کے لئے یا بلا فائدہ تکلیف نہ پہونچائی جائے۔دوسرے جن چیزوں کا استعمال جائز ہے ان کو بے محل، بلا ضرورت اور ضرورت سے زیادہ استعمال نہ کیا جائے۔اسی کو قرآن میں اسراف اور تبذیر کہا گیا ہے۔اسی طرح قرآن کا حکم ہے وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (19) (سورۃ لقمان:31) ترجمہ : اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بری آواز گدھوں کی ہے۔آج دیکھا جارہا ہے کہ لوگ اپنی سائیکل، موٹر سائیکل اور کاروں کو بلا ضرورت انتہائی تیز رفتار چلاتے ہیں۔جو اعتدال کے خلاف ہونے کی وجہ سے اللہ کے حکم کی نافرمانی ہے۔آیت کریمہ میں آواز کو پست رکھنے کی تاکید کی گئی ہے مگر سڑک اور گلی کوچوں میں کانوں کو بہرا کردینے والی آوازوں کا گویا سیلاب سا آیا ہوا ہے۔علامہ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا کہ غیر معتدل آواز مذموم اور ناجائز ہے۔اور محمد الرسول ﷺ کے بارے میں یہ حدیث ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ (مسند احمد) کہ رسول ﷺ بازاروں میں شور نہیں کرتے تھے۔

آزار دہی کے اس میدان میں خورد و کلاں سب برابر ہیں۔اور اس مجالِ شور انگیزی میں پیرانِ یک پا دَر گور بھی اُن سے پیچھے نہیں ہیں جن پر یہ شعر بجا طور پر منطبق ہوتا ہے۔۔۔

سیاہی منہ کی گئی دل کی آرزو نہ گئی ہمارے جامۂ کہنہ سے مئے کی بُو نہ گئی

کچھ نوجوان موٹر سائیکلوں پر بے جا مسلسل ہارن بجاتے ہوئے گزرتے ہیں، اُن کی اس حرکت سے لوگوں کو کتنی تکلیف پہونچتی ہے ان کو اس کا قطعی کوئی احساس نہیں ہے۔ بعض لوگ اپنی موٹر سائیکلوں کے سائلینسر کے پیچھے ربر کا ایک ٹکڑا لگوا لیتے ہیں جس سے ایسی مکروہ اور بھیانک آواز خارج ہوتی ہے جو دِل اور دماغ کے مریضوں اور نفیس طبیعتوں کے لئے کسی عذاب سے کم نہیں۔ سواریوں میں ہارن صرف چلنے والے لوگوں کو متنبہ کرنے کے لئے ہوتا ہے جو ضرورت کی حد تک ہی استعمال کرنا جائز ہے۔ قدرتی طور پر ہماری سماعت یا سننے کی طاقت 86 dB (آواز کی پیمائش decibels (dB) میں کی جاتی ہے) تک شور برداشت کر سکتی ہے لیکن جب شور اس حد سے بڑھنا شروع ہوتا ہے تو سماعت متاثر ہونا شروع ہو جاتی ہے اور آواز دماغ تک پہنچ جاتی ہے جو کہ انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے اور ساتھ ہی اس کے مضر اثرات بھی پڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اکثر ترقی یافتہ ممالک میں 86 dB سے زیادہ شور کی ممانعت ہے۔ مگر ہمارے یہاں تو حال یہ ہے کہ بعض شوریدہ سر لڑکوں نے اپنی موٹر سائیکلوں میں بسوں اور ٹرکوں کا ہارن لگا رکھا ہے۔ اور انہیں اپنی ستم گری کا نہ کوئی احساس ہے نہ اس پر کوئی افسوس! دودھ بیچنے والوں کی موٹر سائیکل شور شرابے کی ایک علامت بن چکی ہے۔ اسکو بھی کوئی بولنے والا نہیں ہے! رکشے والوں کا تو اور برا حال ہے، ایک تو یہ لاد پھاند کر چلتے ہیں، ٹیپ ریکارڈ بھی چالو رکھتے ہیں اور مسلسل ہارن بجاتے رہتے ہیں اور دو چار رکشے کسی جگہ جمع ہو جائیں تو اُس جگہ کو محشرستان سے کم نہ سمجھا جائے۔

اور سائیکل تو خدا کی پناہ! ایک ایسی کشتی بے لنگر ہے جو کب اور کہاں اپنا رنگ جوہر دکھادے کچھ پتہ نہیں، بعض مرتبہ تو یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ایک تیز رفتار رکشہ کے اگلے پہیہ کا قریب ترین خط سائیکل کا خط تقاطع ہوتا ہے۔ کار والوں کا حال بھی اس سے بہتر نہیں ہے۔ حکومت سے ہماری یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ شور شرابے کے متعلق ہمارے دیش کے قانون کے مطابق اس آشوبِ شور انگیز پر سختی سے قدغن لگائے۔ نیز مسلم اور غیر مسلم بھائیوں کو اس خطرناک صورتِ حال پر قابو پانے کے لئے آگے آنا چاہیے۔

نکاتِ قرآنیہ

(1) وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ (49) سورۃ النجم:53

ترجمہ: اور یہ کہ بیشک وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے۔ یہ ستارہ سورج سے 23 گنا زیادہ بڑا ہے۔ عرب کے مشرکین اسے پوجتے تھے اور مصری لوگ اسے دریائے نیل کی طغیانی کا سبب اور اثر مانتے تھے۔ اور یہ ستارہ ہماری زمین سے آٹھ نوری سال پر ہے۔ اور نور کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔

(2) وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (179) سورۃ البقرۃ:2

ترجمہ: اور تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم بچ جاؤ (اللہ کے عذاب سے) قصاص حد نہیں کہ وہ بندے کا حق ہے اور تعزیر حد نہیں کہ اس کی مقدار مقرر نہیں۔ قصاص کی پانچ قسمیں ہیں۔ (1) قتلِ عمد (2) قتلِ شبہِ عمد (3) قتلِ خطا (4) قتلِ قائم مقام خطا (5) قتل بسببِ قصاص۔ مذکورہ بالا پانچ صورتوں میں صرف پہلی صورت میں قصاص ہے۔ بعد کی چار صورتوں میں دِیَت (خون کی قیمت) ہے۔ قتلِ عمد میں ورثاء میں سے کوئی ایک معافی دے دے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے۔ قتل عمد کی دیت سو اونٹ ہے اور سعودی عرب میں تین کروڑ ریال سے متجاوز ہے۔ **غور** فرمائیں کہ اسلام میں انسانی جان کا کس قدر احترام ہے۔۔۔۔۔

سیرت سے متعلق معلومات

☆ بئرِ زمزم کو مفاض جُرھُمی نے بند کرا دیا تھا یہاں تک کہ عبد المطلب نے کھلوایا۔

☆ بئرِ زمزم خانہ کعبہ کے مشرق میں چند گز کے فاصلے پر ہے۔

☆ نبی ﷺ کے مرَضِ الموت میں جس مشروب کا گھونٹ نبی کو پلایا گیا وہ اسماء کے نسخے سے تیار کردہ تھا۔

☆ وہ تلوار جو نبی کو ورثے میں ملی تھی اس کا نام ماثور تھا۔

☆ آپ ﷺ کی وہ کمان جو غزوہ اُحد میں ٹوٹ گئی تھی اس کا نام کتُوم تھا۔

☆ نبی کے انتقال پر غُسل کا پانی بئرِ غرس سے لایا گیا۔

☆ نبی کے زمانے میں کعبہ کے موذن ابو محذورہ اور قُبا کے سعد قُرظی اور مسجد نبوی کے موذن بلال تھے۔

☆ مرَضِ الموت میں آپ ﷺ نے 40 غلام اور سات دینار صدقہ کئے۔

آپ کے سوالات اور ان کے جوابات

جواب: مقبول احمد سلفی

(1) چار سلسلے کیا ہیں؟

جواب: تصوف یا صوفیت کے باب میں چار لوگوں کی تقلید کی جاتی ہے، ان چاروں کی تقلیدی نسبت کو سلسلہ کہا جاتا ہے۔

پہلا سلسلہ چشتی: یہ خواجہ معین چشتی کی طرف منسوب ہے۔

دوسرا سلسلہ قادری: یہ عبدالقادر جیلانی کی طرف منسوب ہے۔

تیسرا سلسلہ نقشبندی: یہ بہاء الدین نقشبندی کی طرف منسوب ہے۔

چوتھا سلسلہ سہروردی: یہ شہاب الدین سہروردی کی طرف منسوب ہے۔

(2) ذوالفقار نقشبندی کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: یہ ایک صوفی آدمی ہیں، تصوف میں نقشبندی سلسلے کا پیروکار ہیں اس لئے یہ پیر ذوالفقار نقشبندی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے وہی عقائد ہیں جو ایک صوفی کے ہوا کرتے ہیں، صوفیت پہ اس کے بہت سے بیانات اور کتابیں بھی ہیں۔

(3) مغرب کی نماز کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے، اور کب سے نماز قضا ہوگی؟

جواب: مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لیکر آسمان میں شفق (لالی) رہنے تک رہتا ہے، یہ تقریبا سوا گھنٹے تک رہتا ہے، اس میں موسم کے حساب سے تبدیلی بھی ہوتی رہتی ہے۔

(4) شفق کا معنی کیا ہے؟

جواب: ابن فارس "المجمل" میں کہتے ہیں کہ خلیل کہتے ہیں: شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو غروب آفتاب سے عشاء کے وقت تک افق میں ہوئی ہے۔

(5) عرفات کا خطبہ ہوتے وقت حاجی کے سو جانے سے کیا حج ہوگا؟

جواب: عرفات میں وقوف کرنا حج کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، اگر کوئی عرفہ میں تھوڑی دیر کے لئے وقوف کرلیا تو اس کا حج صحیح ہے۔ خطبہ سننا حج کے ارکان و واجبات میں سے نہیں بلکہ سنت ہے۔ اگر کسی نے خطبہ نہیں سنا تو اس کا حج صحیح ہے۔ اس وقت لوگوں کی بڑی تعداد خطبہ نہیں سن سکتی کیونکہ خطبہ مسجد نمرہ میں ہوتا جبکہ حجاج پورے عرفات میں پھیلے ہوتے ہیں، ان سب کا حج صحیح ہے جنہوں نے خطبہ سنا یا نہیں سنا۔

(6) درد سے نجات کی دعا کیا ہے؟

جواب: بدن میں درد کی دعا

عن عثمانَ بنِ أبي العاصِ الثَّقفيِّ؛ أنه شكا إلى رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ وجعًا، يجدُه في جسدِه منذ أسلمَ. فقال له رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ " ضَعْ يدَكَ على الذي تألَّمَ من جسدِكَ. وقلْ: باسمِ اللهِ، ثلاثًا. وقلْ، سبعَ مراتٍ: أعوذُ باللهِ وقدرتِه من شرِّ ما أجدُ وأُحاذِرُ ". (صحیح مسلم: 2202)

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابي العاص رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ان کے جسم میں اسلام لانے کے وقت سے درد رہتا تھا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کو بتایا تو آپ نے فرمایا: جسم کے جس حصے میں درد ہے اس پر ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ کہو:

بِسْمِ اللهِ

پھر سات مرتبہ کہو:

أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

ترجمہ: میں اللہ کے جلال اور اس کی قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں اس بیماری کے شر سے جو مجھے اس وقت لاحق ہے اور جس کے آئندہ ہونے کا خدشہ ہے۔

(7) نبی ﷺ کی بیٹیوں کی ترتیب کس طرح ہے؟

جواب: اس میں اختلاف ہے کہ سب سے بڑی کون سی بیٹی ہیں مگر عام طور سے زینب کو بڑی لکھا گیا ہے جیسا کہ علامہ ابن القیم نے زاد المعاد میں اس طرح بیٹوں کی ترتیب بتلائی ہے: زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ۔

(8) جمعہ کی قبولیت کی گھڑی کیا ہے؟

جواب: قبولیت کی گھڑی کے متعلق علماء کے کئی اقوال ملتے ہیں تاہم دو قول کو زیادہ صحیح قرار دیا جاتا ہے، ان میں ایک امام کے ممبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز جمعہ ختم ہونے تک اور دوسرا عصر کے بعد سے لیکر مغرب تک۔ ان دو وقتوں میں دعا کا اہتمام کرنے والا قبولیت کی گھڑی کو پالے گا۔ ان شاءاللہ

(9) سورہ کہف پڑھنے کا وقت کب تک کب تک ہے؟

جواب: جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ بعض روایات میں جمعہ کے دن کا ذکر ہے اور بعض میں جمعہ کی رات کا۔ رات و دن کی دونوں روایات کو ملا کر یہ کہا جائے گا کہ سورہ کہف پڑھنے کا وقت جمعرات کے سورج غروب ہونے سے لیکر جمعہ کے سورج غروب ہونے تک ہے۔

(10) دوران خطبہ بات کرنے کا گناہ کیا ہے؟

جواب: جمعہ کے دن دوران خطبہ بات کرنے والے کو نماز جمعہ کا ثواب نہیں ملتا اسے ظہر کا ثواب ملتا ہے۔ ابوداؤد میں حسن درجے کی حدیث ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من لغا وتخطّى رقابَ النَّاسِ كانت لهُ ظُهرًا۔ (صحيح أبي داود: 347)

ترجمہ: جس شخص نے [دوران خطبہ جمعہ] لغو کام کیا، اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں تو اس کا جمعہ [نماز] ظہر بن جائے گا۔

اور ایک صحیحین کی حدیث سے معلوم ہے کہ دوران خطبہ بات کرنا لغو کام ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا قلتَ لصاحبِك يومَ الجُمُعةِ أنصِتْ، والإمامُ يَخْطُبُ، فقد لَغَوتَ. (صحيح البخاري: 934)

ترجمہ: جس نے جمعہ کے روز دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو اس نے لغو کام کیا۔

(11) سورہ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہ ہونے کی کیا وجہ کیا ہے؟

جواب: اس میں بہت سی وجوہات گنائی جاتی ہیں مگر صحیح بات یہ ہے کہ سورہ توبہ جسے سورہ برات بھی کہا جاتا ہے اس کے ساتھ بسم اللہ کا نزول نہیں ہوا، اس لئے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھا ہوا ہے۔ اگر نازل ہوتا تو کاتبین وحی یا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب قرآن جمع کیا تو وہ سورہ توبہ کے شروع میں بسم اللہ لکھتے۔

(13) میت گھر چالیس دن تک اس کی روح آنے کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ گمراہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد روح دنیا میں واپس آتی ہے، یا میت کی روح چالیس دن تک اس کے گھر آتی رہتی ہے۔ اسلام میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ واہیات و خرافات میں سے ہے۔ قرآن میں اللہ نے ذکر کیا ہے کہ موت کے بعد روح کو روک لی جاتی ہے وہ واپس دنیا میں نہیں لوٹتی۔ فرمان الٰہی ہے:

فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ (الزمر: 42)

ترجمہ: پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

(14) جب فجر یا عشاء کے وقت اذان وقت سے پہلے

وہابی انگریز

ہمارے ایک دور پرے کے چچا بہت عرصہ غیر ملکی کنسٹریکشن کمپنی میں رہے... طبیعت میں بذلہ سنجی کوٹ کوٹ کر بھری تھی-اپنی یادداشتوں کے سمندر سے روز ایک نیا موتی نکال لاتے اور محفل کو باغ و بہار کر دیتے تھے-

ایک بار فرمانے لگے کہ 1979ء میں ہم مظفر گڑھ کے قریب کسی پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے-ہمارا انچارج ایک انگریز تھا جو قدرے سخت مزاج واقع ہوا تھا-

ایک سرد اور دھند آلود صبح جب میں سائٹ پر پہنچا تو بلڈوزر آپریٹر اللہ بخش سخت پریشان کھڑا تھا. مجھے دیکھتے ہی وہ میری طرف لپکا اور ہانپتے کانپتے اطلاع دی کہ "بابا سائیں" ناراض ہو گئے ہیں اور میرا بلڈوزر بند کر دیا ہے-خدا کے لئے میری سفارش کر دو-

میں نے حیرت سے پوچھا کونسے بابا سائیں؟ وہ بولا قبر والا بابا سائیں، بہت بڑی سرکار ہیں-

پھر وہ مجھے ساتھ لئے جنگلی جھاڑیوں کے بیچ بنی ایک چھوٹی سی ٹیکری پر لے گیا جو قدرے قبر سے مشابہ تھی-

اللہ بخش کے مطابق آج صبح کوشش کے باوجود اس کا بلڈوزر اسٹارٹ نہ ہو سکا تو اچانک اسے یہ قبر نظر آئی....
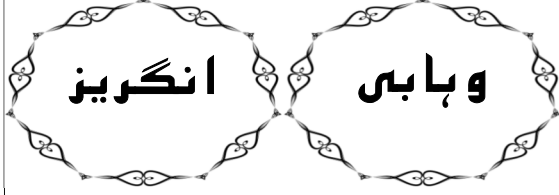
خیر مشورہ ہوا کہ مسٹر اسٹیفن سے بات کر کے سڑک کی سمت تبدیل کرائی جائے.....یہ نہ ہو کہ بابا ہم سب کو ساڑ کر سواہ کر دے....

وہ بولا سائیں تم خود بات کرو، ہماری تو نہ بابا سائیں سننے کو تیار ہے نہ ہی اسٹیفن سائیں!!

میں بھاگا بھاگا مسٹر اسٹیفن کے آفس پہنچا اور ماجرا سنایا وہ فون پر بزی تھے ایک لمحے ہولڈ کر کے میری بات سنی، پھر سرد لہجے میں بولے "بُل شٹ!!" میں سنی ان سنی کر کے کھڑا رہا-اسکے بعد مسٹر اسٹیفن فون پر بزی ہو گئے..اور میں استغفار پڑھتا ہوا واپس ہو لیا-

واپس سائٹ پر آ کر میں نے ٹیکری والی سرکار کو سجدہ کیا، پاؤں چومے اور وعدہ کیا کہ ایک بار بلڈوزر اسٹارٹ کرنے دو، ہم ریورس کر لیں گے-اور دوبارہ ادھر کا رخ بھی نہ کریں گے-اس کے بعد میں نے خود بلڈوزر اسٹارٹ کرنے کی بہت کوشش کی... لیکن سائیں بہت تگڑا تھا اور بلڈوزر بہت کمزور!!!

چنانچہ ایک بار پھر جوتے چٹخاتا مسٹر اسٹیفن کے سامنے جا کھڑا ہوا...."سر وہ......بابا" میں نے بمشکل کہا-

انہوں نے غصے سے فون کریڈل پر پٹخا، گودام سے ایک پرانا کپڑا، لکڑی کا ڈنڈا اور پھاوڑہ لیا اور زیرِ لب انگریزی میں کچھ بڑبڑاتے ہوئے میرے ساتھ سائٹ کی طرف چل پڑے-

میں ڈرا کہ یا تو آپریٹر اللہ بخش کی خیر نہیں یا بلڈوزر کو آگ لگانے کا ارادہ ہے- بلڈوزر کے پاس آ کر انہوں نے کپڑا ڈنڈے کے ساتھ باندھ کر ٹینکی سے تھوڑا ڈیزل نکالا....اور مشعل جلا کر بلڈوزر کا انجن گرمانے لگے....اس کے بعد چابی لے کر بلڈوزر پر چڑھے اور پہلی ہی اگنیشن میں اسٹارٹ کر دیا....

میں اور اللہ بخش ایک دوسرے کی طرف حیرت اور شرمندگی سے دیکھنے لگے-اسکے بعد صاحب نے چابی اللہ بخش کی طرف پھینکی...پھر بیلچہ لے کر قبر کی اینٹ سے اینٹ بجانے لگے-ساتھ ساتھ وہ بڑبڑا بھی رہے تھے....

روڈ فار پیپلز ....ناٹ فار ڈیڈ باڈیز...انڈر اسٹینڈ یو بابا بلیک شیپ!!!"

میں اور عبد الکریم اس دن شام تک مسٹر اسٹیفن کے سڑ کر سواہ ہونے کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ منحوس اگلے روز بھی ہشاش بشاش ہی دکھائی دیا، وہی منہ میں ادھ بجھا سگار اور وہی ٹیڑھی گندی ہیٹ!!

پروجیکٹ ختم ہوتے ہی مسٹر اسٹیفن تو ولایت چلے گئے، مجھے اور اللہ بخش کو ایک نئی ٹیکری مل گئی اور ہم نے اس پر "بابا بلڈوزر شاہ" کا جھنڈا لہرا کر ہی چھوڑا-

ایک روز اللہ بخش بولا...."ملک سائیں ..... سمجھ نہیں آتی کہ بابا نے اسٹیفن گستاخ کو ساڑ کر سواہ کیوں نہیں کیا تھا؟؟..میں نے ایک ٹھنڈی سانس لیکر کہا....."اللہ بخش!!!

بابے صرف انہی کو ساڑ کر سواہ کرتے ہیں جو انہیں مانتے ہوں....اسٹیفن تو وہابی قسم کا انگریز تھا...اور وہابی تو بابوں کو مانتے ہی نہیں!!!

طنز و مزاح

☆**حضرت!** ایک مسئلہ پوچھنا ہے

کیا غیر عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

حضرت: وضو کیا ہے؟....شریفوں کے محلہ میں تو، ہاتھ پیر بھی ٹوٹ سکتے ہیں۔

☆**استاد** شاگرد سے.....

علامہ اقبال کے اس شعر کی تشریح کرو.

"کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضاء دیکھ

مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ"

شاگرد: اس شعر میں علامہ اقبال انتہائی مشکل الفاظ میں گڈ مارننگ کہہ رہے ہیں-

☆**ڈاکٹر:**- گورکن مزدور سے-آگر آپ کو ایک دو دن میں ہماری دوائی سے مکمل صحت یابی ملے تو آپ ہمیں انعام میں کیا دیں گے؟

گورکن مزدور:-صاحب ہم تو غریب مزدور ہیں. کیا دے سکتے ہیں..ہاں البتہ آپ کی قبر ہم فری میں کھود دیں گے۔

گوشۂ ادب

منتخب اشعار:

☆ہوں صید کبھی اور کبھی صیاد ہوں کچھ بھی نہیں بازیچہ اضداد ہوں

مختار مگر اپنی حدوں میں محصور ہاں وُسعتِ زنجیر تک آزاد ہوں (یاس یگانہ چنگیزیؔ)

☆اسی سے ہوتا ہے ظاہر عیارِ استعداد ۔ محک ہے حُبِ نبی دل کے امتحاں کے لئے (حالی)

☆دوزخ ہے گر وسیع تو رحمت وسیع تر ۔لا تقنطوا جواب ہے هل من مزید کا (حالی)

☆ہاں کچھ تو ہو حاصل ثمرِ نخلِ محبت ۔ یہ سینہ پھپھولوں سے جو پھل جائے تو اچھا (ذوق)

☆نہ سمجھا عمر گزری اُس بتِ کافر کو سمجھاتے ۔ پگھل کر موم ہو جاتا اگر پتھر کو سمجھاتے (داغ)

استاد

☆اوسط درجے کا استاد پڑھاتا ہے، اچھا استاد سمجھاتا ہے، بہترین استاد مظاہرہ کرتا ہے اور بلند ترین درجے کا استاد اُکساتا ہے۔

☆استاد ایک شمع کی مانند ہے جو شاگردوں کے روشن مستقبل کے لیے خود جلتا رہتا ہے۔

☆اچھا استاد بچوں میں موجود اچھائیوں کو اجاگر کرتا ہے۔

USES OF SHOULD

(SHOULDکے استعمالات)

Should (the past form of shall)کا استعمال درج ذیل جگہوں پر ہوتا ہے:

(1) بیانیہ جملے میں تمام صیغوں میں فرض (ذمہ داری) یا شرط (احسان) کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(1) To express duty or obligation in all persons;as,
(a) We *should* help the poor.
(b) We *should* obey the laws of the country.
(c) You should control your temper.
(d) You *should* keep your promise.
(e) You *should* do your duty cheerfully.
(f) We *should* love our neighbours.
(g) You *should* come to school in time.
(h) You *shouldn't* quarrel with your friend.
(i) He *should* not be allowed to neglect his studies.
(j) Children *should* obey their parents

یادداشت: ماضی میں عائد فرض یا ذمہ داری (Duty in the past) کے اظہار کے لئے should haveکا استعمال ہوتا ہے، جیسے:

NOTE:---Duty in the past is expressed by should have;as, :--
(a)I *should have* attended the meeting yesterday,but I forgot all about it.
(b)You *should have* paid the money long ago.
(c)He *should have* used the money for paying his debts instead of for a new scooter.

(2) جب کوئی نصیحت و تجویز دی یالی جارہی ہو۔

When *giving* or *asking advice*;as, (2)
(a) You *shouldn't* laugh at her msitakes.
(b)How much *should* I contribute towards the relief fund?
(c)Do you think she *should* apologize?
(d) You *shouldn't* give the child a knife to play with.

(3) ماضی میں کی گئی کسی چیز سے متعلق ناپسندیدگی یا ناراضامندی کے اظہار کے لئے۔

(3) To indicate *disapproval of something* that was done in the past;as,
(a) You *shouldn't* have laughed at her mistakes.
(b) She *shouldn't* have given the child a knife to play with.

(4) گمان (قیاس، دعویٰ)، احتمال (امکان)، شرط (کیفیت) کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(4) To express *supposition,possibility,condition*;as,
(a) If it *should* rain,the school will remain closed.
(b) *Should* danger come,we shall be prepared to meet it.
(c) You will never learn it,though you *should* try your best.
(d) If your parents disapprove of the plan,you *should* give it up.

(5) ذیلی جزو جملہ (clauses) جن کا آغاز *in order that* اور *so that* سے ہو وہاں مقصد (ارادہ) اور ماحصل (نتیجہ، ثمرہ، انجام) کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(5) To express *purpose* and *result* in the clauses introduced by *in order that* and *so that*;as,
(a)We put up a fence *so that* our neighbours *should* not overlook us.
(b) Twenty copies of the book were bought *so that* each girl in the class *should* have one.
(c) We did it carefully *so that* none should see it.
(d) I did it *in order that* all *should* be satisfied.

(6) *lest* کے بعد غلط یا ممنوعہ ارادہ یا منصوبہ کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(6) After *lest* to express a *negative purpose*;as,
(a) Take heed *lest* you *should* fail.
(b) They shot the tiger *lest* he *should* escape.
(c) He ran fast *lest* he *should* miss the train.

(6) تابع یا ذیلی جزو جملہ (dependent clauses) میں رضامندی (آمادگی)، خطرہ (اندیشہ)، حکم یا وعدہ کا اظہار کرنے والے verbs and phrasesکے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔

(7) Independent clauses after verbs and phrases indicating determination or willingness ,threats,orders or promises;as

(a) I promised my brother that he *should* have a new pen.
(b) I have ordered that he should(*shouldn't*) play today.
(c) The officer gave orders that we *should* be will looked after.
(d) Is your father willing that you *should* go abroad?

— — —

امراض عضلات۔تاریخ کی روشنی میں۔۔۔

☆ جالینوس نے تشریح عضلات کے علم میں ایک سنگ میل طے کیا اور اس نے عضلات کی تقسیم بہ اعتبار عمودی Longitudinal اور مستعرض Transverse اور موٗرّب Oblique ریشوں کے کی تاکہ امراض عضلات کو باآسانی سمجھا جاسکے اور علم عضلات کی تاریخ میں کتاب العضل لکھ کر زندہ وجاوید ہوگیا۔

☆۱۸۶۳ء میں ڈوشین مسکیولر ڈسٹرفی (DMD) کو سب سے پہلے گیتانو کونٹے نے بتایا

☆۱۸۶۸ء میں ڈوشین نے اسے مفصّل بیان کیا لہٰذا اس کے نام پر اس بیماری کا نام رکھا گیا۔

☆۱۹۵۱ء میں میرون نے اسکی مزید وضاحت کی۔

امراض عضلات۔اطبّا کی نظر میں۔۔۔

۱۔عضلات کا درد ۲۔عضلات کا تفرّق اتّصال ۳۔گوشت کا ناخن سے جدا ہونا

۴۔گوشت خورہ ۵۔لحبیہ ۶۔ناصور ۷۔عمور ۸۔خفقان

۹۔ہزال ۱۰۔الممدود ۱۱۔التملی ۱۲۔الرّخو

عضلات کا درد: حرکت سے عضلات واعصاب میں تمدّد پیدا ہوتا ہے جس سے ساختوں میں تفرّق اتّصال پیدا ہوتا ہے جو موجّب درد ہوتا ہے۔

عضلات اور اعصاب میں ہونے والے درد کو وجع تمدّدی کہا جاتا ہے۔

تفرّق اتّصال سے متعلق امراض عضلات کو اطبّا نے مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے مثلاً خدش یا سحج، جراحت، قرحہ، فدغ، حز، رضّ یا فسخ۔

خدش یا سحج: جلد، عضلہ یا اندرونی اعضا کی سطحی تفرّق اتّصال کو جو خراش کے مانند ہو اس کو خدش یا سحج کہتے ہیں۔

جراحت وقرحہ: گوشت کے تفرّق اتّصال کو جس میں پیپ نہ پڑی ہو جراحت کہتے ہیں اور اگر پیپ پڑ گئی ہو تو قرحہ کہتے ہیں۔

فدغ، حز اور رضّ: عضلات کے طول میں تفرّق اتّصال ہو تو اسے فدغ کہا جاتا ہے اور عرض میں ہو تو حز اور اگر گوشت میں چند مقامات پر تفرّق اتّصال گہرا ہو تو اسے رضّ یا فسخ کہا جاتا ہے۔

آکلہ: گوشت خورہ: آکلہ اس قرحہ کا نام ہے جو تیزی کے ساتھ تعفن اور فساد پیدا کرنے کے بعد گوشت کو کھاتا اور گلاتا جاتا ہے اور سرعت کیساتھ پھیلتا ہے۔

سبب: روح حیوانی ان اعضاء تک پہنچنے سے رک جاتی ہے۔

علامت: زخم میں تاکّلات پائے جاتے ہیں۔ خضرت وتطویس کے ساتھ متّصلہ اجزاء بتدریج فاسد ہوتے چلے جاتے ہیں۔

علاج آکلہ: آکلہ کے لئے مقامی علاج یہ ہے کہ گوشت کو پگھلانے والی تاکل پیدا کرنے والی ادویہ لگائی جائیں مثلاً مرہم الرّسل، مرہم زنگار۔

اگر اسکا استعمال ممکن نہ ہو تو مختلف جگہوں پر داغ دیا جائے۔ پھر ان مقامات پر مرہموں میں سے کوئی ایک لگایا جائے۔

یونس کہتا ہے کہ جب آکلہ کو داغنا ہو تو چاندی یا تانبے سے داغیں۔ آکلہ کو آگ سے داغنے کا نفع زیادہ ہوتا ہے۔

اہل بصرہ کا علاج گوشت خورہ کے سلسلہ میں:

میں نے دیکھا ہے کہ اہل بصرہ اس قسم کے زخم کے لئے پرانا نمک استعمال کرتے ہیں۔

اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت کی کثرت سے انگلیوں کے سروں کے عضلات میں استرخاء ہو جاتا ہے اور ناخن اپنے مقام سے الگ ہو جاتے ہیں پس اگر رطوبت زیادہ ہوتی ہے تو وہ جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں اور اگر کم ہوتی ہے تو جڑ سے نہیں اکھڑتے لیکن وہ گوشت سے کسی قدر الگ ہو کر ابھر جاتے ہیں۔

علاج: بلغم کا بدن سے تنقیہ کریں اور دیر تک استرخاء کو دور کرنیوالی تدابیر کرتے رہیں۔

(بقیہ اگلے شمارے میں)

(آپ کے سوالات اور ان کے جوابات: صفحہ ۴ سے آگے)

ہوجائے تو دوبارہ دھرانے کا حکم ہوتا ہے لیکن جمعہ کے دن ظہر سے پہلے اذان کیوں؟

جواب: پنج وقتہ اذانوں کا وقت نماز کے وقت کی ابتداء ہے اگر کسی نے وقت سے پہلے اذان دے دیا تو اسے چاہئے کہ پھر سے صحیح وقت پر اذان دے۔

جمعہ کے دن ظہر سے پہلے اذان دینے کے متعلق جواز کا فتوی ملتا ہے۔اس سلسلے میں دلیل موجود ہے بخاری ومسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قیلولہ [دن کے وقت کا آرام] اور دوپہر کا کھانا جمعہ کے بعد ہی تناول کرتے تھے۔

شوکانی رحمہ اللہ اس بارے میں کہتے ہیں کہ اس حدیث میں زوال شمس سے پہلے نماز جمعہ ادا کرنے کی دلیل ہے۔ جب نماز جمعہ زوال سے پہلے ادا کر سکتے ہیں تو اذان بھی دے سکتے ہیں۔

اسی طرح یہ اثر بھی اذان جمعہ قبل از زوال پہ حجت ہے۔

حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

شهدتُ الجمعةَ مع أبي بكرٍ الصِّدِّيقِ فكانت خطبتُه وصلاتُه قبل نصفِ النهارِ، ثم شهدْنا مع عمرَ فكانت خطبتُه وصلاتُه إلى أن أقولَ: انتصف النهارُ، ثم شهدنا مع عثمانَ فكانت خطبتُه وصلاتُه إلى أن أقولَ: زال النهارُ، فما رأيتُ أحدًا عاب ذلك ولا أنكرَه (الأجوبة النافعة للالبانی: 23 اسنادہ جسن)

ترجمہ: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار سے پہلے ہوتی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار کے وقت ہوتی تھی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز زوال کے وقت ہوتی تھی۔ میں نے کسی بھی صحابی کو ان حضرات کے فعل پر اعتراض یا احتجاج کرتے نہیں دیکھا۔

(15) طبی انشورنس کا حکم

جواب: طبّی انشورنس کی جو بھی شکل ہے اس میں جہالت، دھوکہ اور جوا کا پہلو پایا جاتا ہے جو کہ باطل طریقے سے مال کھانے کے مترادف ہے لہذا طبّی انشورنس جائز نہیں ہے۔

واللہ اعلم

جادو ٹونا کرنے والے دو مسلم گرفتار

مالیگاؤں: کیمپ روڈ علاقے، لشکر والی عید گاہ کے پاس یوپی سے آئے ہوئے جادو ٹونے کا ڈر دکھا کر چلتے پھرتے لوگوں سے پیسہ اینٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے دو سرکس بازوں کو پولس نے دھر دبوچا، ایسی شکایت بھوشن شیواجی کوڑی نے پولس اسٹیشن میں درج کی۔ یہ کرتب باز ریاض الدین اور شمشاد مئوی غازی آباد سے آئے ہوئے تھے۔

پولس انتظامیہ متوجہ ہو

مالیگاؤں: کچھ آوارہ نوجوان اسکولوں اور کالجوں کے آس پاس پھرتے رہتے ہیں اور کسی بھی لڑکے اور لڑکی کی تصویر موبائل سے کھینچ لیتے ہیں اور انہیں ڈراتے ہیں۔ اس میں کالج کے کچھ طلباء بھی شامل ہیں۔ شاید اس سے ان کا مقصد لڑکے اور لڑکی والوں کے سرپرستوں سے توڑ پانی کرنا ہو۔ ہم پولس انتظامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ ایسے بے راہ رو نوجوانوں پر کڑی نگاہ رکھے اور انہیں کسی بھی طرح قانون اپنے ہاتھ میں نہ لینے دے۔

ایک عظیم الشان خبر

26 مارچ 2017 بروز اتوار گجرات کے مشہور شہر نڑیاد میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس کے خصوصی خطیب شیخ حافظ جلال الدین قاسمی تھے۔ اس کانفرنس میں تقریباً 36 شہروں کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ "اسلام دین کامل ہے" اس موضوع پر شیخ کے ڈیڑھ گھنٹے کے عالمانہ خطاب کو عوام اور علماء نے بے حد پسند کیا۔ اس کانفرنس میں شیخ کے ایک دوست رُستم مرزا صاحب جمبوسر سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سنہ 2002 سے پہلے کی گجرات میں ہونے والی شیخ کی 80 عناوین پر نایاب تقریروں پر مشتمل ایک پین ڈرائیو لا کر دیا۔ یہ تقاریر جلد ہی انشاء اللہ یوٹیوب وغیرہ پر آنے والی ہیں۔ عناوین بہت اہم ہیں۔ ان میں خاص طور سے "سیرتِ حسین" گیارہ گھنٹے پر اور "سیرتِ بلال" چار گھنٹے پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ "سیرت سلمان فارسی"، "سیرتِ سمیہ" اور دیگر عناوین پر وہ اہم تقاریر ہیں جو اب تک منظرِ عام پر نہیں آئی ہیں۔

چوتھے ٹیسٹ میچ میں انڈیا کی شاندار فتح۔ بارڈر گاوسکر ٹرافی پر قبضہ

۲۸ مارچ۔ دھرم شالا: اتار چڑھاؤ سے بھرپور چوتھا ٹیسٹ میچ کھیل کے چوتھے دن انڈیا نے ۸ وکٹوں سے جیت کر سیریز اپنے نام کر لی۔ فتح کیلئے درکار ۱۰۶ رنوں کا ہدف انڈیا نے بآسانی حاصل کر لیا۔ کے۔ ایل۔ راہل نے شاندار ہاف سینچری بنائی جبکہ کپتان اجنکیے رہانے نے تیز رفتار ۳۸ رنز اسکور کئے۔ اس میچ میں آسٹریلیا پہلی اننگ میں پہلے بلے بازی کرتے ہوئے، چائنا مین کلدیپ یادو کی زبردست گیند بازی کی وجہ سے میچ کے پہلے ہی دن ۳۰۰ رنز پر آل آؤٹ ہوگئی تھی جبکہ انڈیا نے پہلی اننگ میں ۳۳۲ رنز بنائے تھے۔ دوسری اننگ میں آسٹریلیا صرف ۱۳۷ رنز ہی بنا سکی تھی۔

۲۰۱۹ء ورلڈ کپ بآسانی کھیل سکتا ہوں: دھونی

نئی دہلی: یہاں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سابق انڈین کپتان مہیندر سنگھ دھونی نے کہا کہ فی الحال وہ زبردست فارم میں ہیں اور مکمل طور پر فٹ ہیں اور وہ بآسانی ۲۰۱۹ء کا ورلڈ کپ کھیل سکتے ہیں۔

۳۰۲ فٹ لمبا دنیا کا سب سے بڑا جہاز۔ ایئر لینڈر ۱۰

ایئر لینڈر ۱۰ غبارے نما دنیا کا سب سے بڑا طیارہ ہے، ۳ سال کی محنت کے بعد مکمل ہونیوالے اس دیوہیکل جہاز کی لمبائی ۳۰۲ فیٹ ہے اور یہ آئندہ مہینے فضا میں ٹیسٹ فلائٹ کیلئے اُڑان بھرے گا۔ ایئر لینڈر ۱۰ کے انجن کی آزمائش گزشتہ برس اکتوبر میں کی جاچکی ہے، تاہم اب ایک بار پھر اس کی جانچ ہوگی، جس میں اس مقصد کیلئے 13 لاکھ مربع فٹ، ہیلیئم گیس بھری جائے گی۔
اپنی پہلی باقاعدہ پرواز میں ایئر لینڈر کو ۱۱۲ کلو میٹر تک محدود رکھا جائے گا اور کامیابی کی صورت میں اس کے پہلے مکمل ماڈل کی تیاری کا کام شروع کر دیا جائیگا۔ ایک ارب ڈالر لاگت سے مکمل کئے جانیوالے اس منصوبے میں ایئر لینڈر زیادہ سے زیادہ 20 ہزار فٹ بلندی پر جاکر ۱۴۴ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑے گا اور اپنے ساتھ 10 ٹن سامان بھی لے جاسکے گا۔
بغیر رَن وے کے ٹیک آف اور لینڈ کرنے کی صلاحیت رکھنے والا یہ طیارہ سخت سے سخت موسمی حالات میں بھی پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو نہ صرف شور کے بغیر پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ فضائی آلودگی سے بھی بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہے۔

اخبار ابصار کے مقاصد

- ☆لوگوں تک دین خالص کو پہونچانا
- ☆سماج میں پھیلے غلط رسوم کی نشاندہی اور انکے تدارک کی طرف رہنمائی
- ☆کتاب وسنت کی رہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا حل
- ☆اہل علم کی نادر علمی وادبی کاوشوں کو لوگوں تک پہونچانا
- ☆مختلف مسالک ومکاتیب فکر کی درمیانی خلیج کو ختم کرنا
- ☆سیرت رسولؐ کی روشنی میں انسانیت کے پیغام کو عام کرنا
- ☆اسلام سے متعلق غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کا ازالہ
- ☆ملک میں امن وامان کی ہر کوشش کی تائید کرنا

اطلاع

اخبار ابصار ہر ماہ بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے ہمارہ واٹس اپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام وپتہ انگریزی میں ارسال فرمائیں۔ اور ہمارے جوابی واٹساپ پر ارسال کردہ بینک اکاؤنٹ پر سالانہ زرتعاون (100 روپے) ڈپازٹ کرواکر اطلاع کریں یا ہمارے مندرجہ ذیل پتے پر منی آرڈر کردیں۔ (ادارہ)

ABSAAR Monthly,
S. NO. 65/3, Plot No.2 ,Nishat Nagar,Ayesha Nagar Road,Malegaon (Nashik) 423203

خوشخبری

ابو عبیدہ جلال الدین قاسمی (لیکچرر آر ایم پٹیل کالج، دھولیہ) کے ذریعے مہاراشٹر نصاب کی گیارہویں جماعت کی انگریزی کی کتاب "یووک بھارتی" کا بہترین اردو ترجمہ چھپ کر اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے الحمد للہ۔ اب انگریزی گرامر کو معاون حافظہ اور اشعار کی شکل میں یاد رکھنے کی نایاب تراکیب سے معمور انگریزی گرامر کی کتاب **Getting Along In English** اور بارھویں جماعت کی انگریزی کتاب "یووک بھارتی" کا اُردو ترجمہ بھی ان شاء اللہ جلد منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ اس سال کے جونیر کالج کے طلباء کے لئے **"Shortcut To Success"** نامی ایک کتابچے کی بھی تالیف کی گئی ہے جس میں تحریری استعداد ومہارت (Writing Skill) اور اہم قواعد زبان (Grammar) سے متعلق انتہائی اختصار کے ساتھ اہم نکات اور منظم ہیئت وترتیب بندی (format) بنا کر واضح کردئے گئے ہیں جسے کم وقت میں طلباء انتہائی آسانی کے ساتھ یاد کرکے، بیان کردہ طریق کار کے مطابق پرچے میں لکھ کر کل نمبرات (45 مارکس) حاصل کر سکتے ہیں۔ جن حضرات کو مندرجہ بالا کتابیں مطلوب ہوں وہ اخبار ابصار کے پتے پر ہم سے رابطہ کریں۔ یا دیے گئے نمبرات پر کال یا وھاٹساپ کریں۔

9145146672/8657323649

The ABSAAR Monthly Printed, Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi, Printed at ALHUDA OFFSET PRESS at 877 Nishat Road, Islampura, Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 , Nishat Nagar, Ayesha Nagar Road, Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi EMAIL : absaar.urdu@gmail.com